REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵
شمارہ ۲۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- بشارت احمد حیدر
شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔ احبابِ جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت، وسلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی کامل صحت یابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع تمام افرادِ جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

● — رمضان المبارک میں ہر دو مساجد میں نمازِ تراویح اور درس القرآن وحدیث کا سلسلہ جاری ہے۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب مسجد مبارک میں اور مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر مسجد اقصیٰ میں نمازِ تراویح پڑھا رہے ہیں اور قرآن مجید کا مکرم مولوی قریشی فضل اللہ صاحب نے ۷ر تا ۹ر رمضان درس دیا اور ۱۰ر تا ۱۲ر رمضان مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری درس دے رہے ہیں جبکہ ۱ر رمضان سے مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم حدیث کا درس دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ — ۲۲ر ہجرت ۱۳۶۵ ہش — ۲۲ر مئی ۱۹۸۶ء

# مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپ تقدیر کی ہواؤں کے رُخ کے مطابق چلنا سیکھیں گے

## اور

# زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت دعوت الی اللہ کے لئے نکلیں گے!

### جماعتہائے احمدیہ کیرالہ کے سالانہ جلسہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

میرے پیارے عزیزو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ آپ جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی برکات سے متمتع فرمائے اور آپ کی علمی، عملی، اخلاقی اور رُوحانی ترقی کا موجب بنائے۔

آپ لوگوں پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ اتنے بڑے ملک کو آپ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ جبکہ آپ کی موجودہ حیثیت، آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اِس لئے فکر مندی اور دُعاؤں کے ساتھ کوشش کریں۔ اپنی سوچوں اور استعدادوں کو حتی الامکان اسی فکر کے ساتھ عملی جامہ پہنائیں کہ سارے ملک کو احمدیت کے نور سے منور کرنا ہے۔ جب آپ سچی تمنّا اور پورے اخلاص کے ساتھ آگے قدم بڑھائیں گے تو وہ خود فضل فرمائے گا۔ اور جو کام انسانی طاقت سے باہر ہیں خود کرکے دکھائے گا۔ اِس لئے اشد ترین ضرورت ہے کہ فوری طور پر محبت اور پیار کے ساتھ تبلیغ کے میدان میں اُتریں۔ آپس کے تمام اختلافات خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت کی خاطر مٹا دیئے جائیں۔ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ایک جان ہو جائیں۔ جہاں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان کے احمدیوں نے نیک نمونے کے ساتھ کام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی کوششوں کے حیرت انگیز نتائج ظاہر فرمائے ہیں۔ اور کثرت کے ساتھ پھل عطا فرمائے کہ وہ وہم وگمان سے بالا تھے۔ چنانچہ انہیں داعین الی اللہ کی کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کئے کہ گزشتہ سال میں جتنی بیعتیں ہوئی ہیں اس سے پہلے غالباً تیس سال میں جماعت کی طرف رُجحان نہیں بڑھا تھا۔ پس جب خُدا کی تقدیر انگلی اُٹھا کر راہ دکھا رہی ہے تو پھر آگے نہ بڑھنا سخت بدنصیبی کی علامت ہے۔

مَیں توقع رکھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ تقدیر کی ہواؤں کے رُخ کے مطابق چلنا سیکھیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت تبلیغ دعوت الی اللہ کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے نکلیں گے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوتے چلے جائیں گے آپ میں اتنی ہی زیادہ قوت بڑھتی چلی جائے گی۔ اور آپ کی رفتار میں اتنی ہی زیادہ تیزی پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔ اور آپ کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔ اور اپنے بڑھنے والے فضلوں سے نوازے۔ تمام احبابِ جماعت کو میرا محبت بھرا سلام۔

والسلام۔ خاکسار مرزا طاہر احمد۔ خلیفۃ المسیح الرابع

۳۱-۳-۱۳۶۵/۱۹۸۶

## ترجمہ قرآن مجید بزبانِ گورمکھی

احمدیہ جماعت قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی زبان میں ترجمہ ۲۰×۳۰/۸ سائز کے ۱۲۲۸ صفحات پر مشتمل شائع کرایا ہے۔ کاغذ بہت عمدہ۔ پرنٹنگ بہت صاف زبان سادہ، عام فہم اور ترجمہ بامحاورہ ہے۔ یہ ترجمہ گورمکھی (پنجابی) زبان کے اتھارٹی اور ودوان گیانی عباد اللہ صاحب نے کیا ہے۔ اسلام کو سمجھنے کے شائقین مقدس کتاب قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

اس قدر خوبیوں کے ہوتے ہوئے اس کا ہدیہ -/۹۰ روپے رکھا گیا ہے۔ تعلیمی اداروں اور تاجرانِ کتب کو مناسب کمیشن دیا جائے گا۔ اخراجاتِ ڈاک اس کے علاوہ ہوں گے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ - قادیان - پن کوڈ 143516 ضلع گورداسپور - پنجاب کو لکھ کر گورمکھی ترجمہ قرآن طلب فرما سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

# "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم وعبدالرؤف مالکان حمید ہساری مارکیٹ صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ ہجرت ۱۳۶۵ ہش

# مُسلم خواتین بِل سنہ ۱۹۸۶ء

گزشتہ سال اپریل میں مطلقہ شاہ بانو مقدمہ میں بھارت کی سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد عالَم اسلام اور خصوصاً ہندوستان کے مُسلمانوں میں جو بے چینی اور برہمی کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی، وہ ۶ مئی سنہ ۸۶ء کو اُس سرکاری بِل سے دُور ہو گئی جو مُسلم مطلقہ کے حقوق کے بارے میں چودہ گھنٹے کی طویل بحث کے بعد ۵۴ کے مقابلہ میں ۳۷۲ ووٹوں کی بھاری اکثریت سے لوک سبھا میں منظور ہوا۔ اور اب راجیہ سبھا نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے۔ اُمید ہے جلد ہی صدر جمہوریہ ہند کی منظوری ہی بِل جاۓ گی۔

جس طرح شاہ بانو مقدمہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے سے خصوصاً بھارت کے مُسلمانوں میں ایک بے چینی اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک قلیل طبقہ اس فیصلہ کی حمایت میں بھی آواز اُٹھا رہا تھا۔ اس طرح اِس سرکاری بِل کے پاس ہونے پر بھی جہاں مُسلمانوں کی اکثریت اطمینان کا سانس لے رہی ہے اور اس امر کا اظہار کر رہی ہے کہ یہ بِل مسلم پرسنل لاء اور حکومت کی طرف سے اقلیتوں کو دی گئی یقین دہانیوں کے عین مطابق ہے۔ وہاں بعض طبقوں کی طرف سے اس کے خلاف بھی آوازیں اُٹھ رہی ہیں۔ اور یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس بِل سے گویا کٹر مسلمان اور مُلّاں تو خوش ہو گئے ہیں لیکن آزاد خیال اور روشن ضمیر اس کو ناپسند کرتے اور مطلقہ کے حقوق کی بحالی میں سدِّ راہ گردانتے ہیں —!

حالانکہ سپریم کورٹ کے فیصلہ اور حالیہ سرکاری بِل کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آجاتا ہے کہ نہ تو اس میں کٹر مسلمانوں اور مُلّاؤں کی کوئی حوصلہ افزائی والی بات ہے اور نہ بزعمِ خود آزاد خیال اور روشن ضمیر کہلانے والوں کی کوئی حوصلہ شکنی۔ بلکہ بھارت کے جمہوری آئین میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی جو یقین دہانی کرائی گئی تھی، اس بِل کے ذریعہ دراصل اُس یقین دہانی کی توثیق ہو گئی ہے۔ چونکہ شاہ بانو مقدمہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے سے اس میں رخنہ اندازی ہو رہی تھی۔ اس لئے وزیرِ اعظم مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے اس بِل کے ذریعہ مُسلم پرسنل لاء اور جمہوری آئین ہر دو کے وقار کو بحال کیا ہے —!!

قطع نظر اس کے کہ غیر مُسلم طبقے اِس فیصلے کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں خود مُسلمانوں میں سے بعض جو سپریم کورٹ کے متعلقہ فیصلے کے حق میں بیانات دے رہے تھے، اُن کی نظر دراصل شرعی قوانین کی نسبت موجودہ مُسلم معاشرہ کی کمزوریوں کی طرف زیادہ تھی۔ اور وہ آئے دن کی غیر شرعی طلاقوں کے تئیں نفرت کا اظہار کرتے ہوئے نادانستہ یا اپنی سادگی میں سپریم کورٹ کے فیصلے کی حمایت کرتے نظر آ رہے تھے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ کسی حد تک اُن کا اِس معاملہ میں مسلم معاشرہ کی بے ضابطگیوں پر نکتہ چین ہونا لازمی تھا۔ لیکن اس کا جواز کیسے نکل آیا کہ چونکہ قرآنی اُصولوں کو نظر انداز کر کے مسلمان طلاق وغیرہ کے مسائل میں بے احتیاطیاں برت رہے ہیں، اس لئے کسی عدالت کے ذریعے ان شرعی اُصولوں ہی کو توڑ دیا جائے —!؟

قرآنِ حکیم کسی سوسائیٹی یا سماج یا چند ماہرین کا تیار کردہ نصاب تو نہیں ہے کہ جو چاہے اور جس طرح چاہے اس میں وقتاً فوقتاً تبدیلی کر لی جاتی رہے۔ اِس پاک کلام کا تو یہ دعویٰ ہے کہ یہ عالم الغیب ہستی کی طرف سے کُل دنیا کے لئے ہے اور قیامت تک کی پیش آنے والی ضروریات کا حل اس میں موجود ہے — اس دینِ اسلام کو دنیا میں جاری ہوئے چودہ صدیوں سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ اور مختلف اَدوار اور انقلاباتِ زمانہ سے گزرتا ہوا آج کروڑوں دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔ لیکن اس وسیع تاریخ میں ایک نظیر بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی فقہ کی رُو سے یا کسی قاضی نے کسی مطلقہ کو اس کے خاوند کی طرف سے اُس کے نکاحِ ثانی تک یا تاحیات نان و نفقہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہو —!!

اب اگر مُسلمانوں کی قیادت کمزور ہو گئی ہے یا مُسلمانوں کا عمل صحیح نہیں رہا، اور قرآنی آیات و ہدایات کی رعایت نہیں رکھی جا رہی ہے تو شرعی اُصولوں کو توڑ دینا کونسا علاج اور کیسا انصاف ہے۔ اگر ایسے آزاد اور روشن خیال مُسلمان اِس خام خیالی میں مبتلا ہیں کہ شاید ایسے فیصلوں سے مُسلمان معاشرے کی اصلاح ہو جائے گی تو یہ اُن کی بڑی نادانی اور بھول ہوگی۔ ایسے فیصلوں سے مسائل سُلجھیں گے نہیں بلکہ اور اُلجھیں گے۔ جنہیں آج طلاق کے بارے میں مسلمان مرد ظالم اور مسلمان مطلقہ عورتیں مظلوم نظر آ رہی ہیں کل وہی لوگ جب بات بات پر بیویں انہیں عدالتوں میں گھسیٹتی پھریں گی تو پھر انہیں سمجھ آئے گی کہ واقعی قرآنی اُصول برحق ہیں۔ ہماری ہی سمجھ کا قصور تھا۔

قرآنی اُصول اپنی ذات میں مکمل اور ہر لحاظ سے قابلِ عمل اور ناقابلِ تبدیل ہیں۔ ہاں جہاں عملی لحاظ سے کمزوری ہے اُس کو دُور کرنے کے لئے عملی اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی اعلیٰ تعلیمات کے ہوتے ہوئے اگر مُسلمانوں ہی کا ایک طبقہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے حق میں یا اِس سرکاری بِل کے خلاف یہ آواز اُٹھاتا دکھائی دے کہ مُسلم مطلقہ خواتین کے حقوق کی حفاظت کرو تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی حملے سے ڈر کر اپنی پناہ گاہ کو چھوڑ کر شیر کی کچھار میں جا گھسا ہو —!

بہر حال شاہ بانو مقدمہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے ذریعہ قرآنی شریعت میں دخل اندازی کے سبب مُسلمانوں میں جو فطرتی طور پر بے چینی اور برہمی پیدا ہوئی تھی، حکومت نے اِس سرکاری بِل کے ذریعہ جس رنگ میں اطمینان دلایا ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔ اُمید ہے مخالفانہ نعروں کو نظر انداز کرتے ہوئے صدر جمہوریہ ہند بھی اس پر صاد کریں گے۔

اب مسلمانوں کو آئندہ کے لئے بیحد محتاط ہو جانا چاہیئے کہ اُن کی معاشرتی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دیگر طاقتور طبقوں کو مُصلح اور خیر خواہ بن کر سامنے آنے اور ہمارے دینی اُمور میں رخنہ اندازی کرنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ محمدیہ پر رحم فرمائے۔ اور مُسلمانوں کو دینی احکامات پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

خصوصاً خلع، طلاق وغیرہ اُمور کے متعلق اسلام نے کس قدر محتاط اور متوازن تعلیم دی ہے اِنشاءاللہ آئندہ کسی اشاعت میں اس پر روشنی ڈالی جائے گی۔

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق ؕ

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

---

# ”بہار آنے کو ہے“

سنٹرل جیل پھانسی گھاٹ سکھر سے مرسلہ مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی کی ایک ایمان افروز نظم جو الٰہی وعدہ ”تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا“ کی ترجمانی کر رہی ہے، ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ مکرم ناصر احمد صاحب موصوف اور اُن کے بھائی مکرم رفیع احمد صاحب قریشی کو پاکستان میں حال ہی میں سزائے موت سُنائی گئی ہے۔ احباب اِس مبارک مہینہ میں تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد معجزانہ طور پر رہائی عطا فرمائے۔ آمین ؕ

(قائم مقام ایڈیٹر)

---

اہلِ ربوہ ہو مبارک شہریار آنے کو ہے
منتقل اک بیقراری کو قرار آنے کو ہے

وہ چمن جو منتظر تھا ابرِ رحمت کے لئے
اس چمن پر پل جھپک میں اک نکھار آنے کو ہے

چل چکیں سب آندھیاں پت جھڑ کا موسم جا چکا
مجھ سے سرگوشی ہوئی ہے اب بہار آنے کو ہے

اک تسلسل سے فرشتے دے رہے ہیں اک پیام
اِذن کے ہیں منتظر قابو شکار آنے کو ہے

ہر گھڑی ہم ہیں محافظ اتنا غم ناصر نہ کر
اس اسیری میں اُسے تم پر بھی پیار آنے کو ہے

خطبہ جمعہ

# تقویٰ کی جڑ اگر مضبوط ہو اور گہری ہو تو مومن کی ساری روحانی زندگی کی نشوونما اسی پر مبنی ہے

# ایسے چندے جن کی جڑ میں بددیانتی داخل ہو چکی ہو وہ باقی سارے مال کی نیکی کو ضائع کر دیتے ہیں

# اگر تمہارا تقویٰ درست ہو تو تمہیں دکھائی دینے لگے کہ تمہارا رزق زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے آتا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایمان پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ جو حضور انور نے مورخہ ۲۸ ر تبلیغ ۱۳۶۵ ہش مطابق ۲۸ ر فروری ۱۹۸۶ء کو بمقام مسجد فضل لندن ارشاد فرمایا کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔
(قائم مقام مدیر)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق: ۴)

اور پھر فرمایا:-

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نظم لکھ رہے تھے جس کا موضوع تھا تقویٰ۔ جب آپ اس مصرعے پر پہنچے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو معاً الہام ہوا کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اور بھی بعض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے اشعار ہیں جن میں ایک مصرعہ آپ نے کہا تو دوسرا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت ہی گہری حکمت کی بات ہے کہ تقویٰ کی جڑ اگر رہے تو سب کچھ رہا ہے۔ قرآن کریم اس مضمون کو یوں بیان فرماتا ہے کہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کہ مومن کی زندگی کا پاکیزہ درخت کلمہ طیبہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی جڑ زمین میں بہت گہری پیوستہ ہوتی ہے وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں۔ اس میں ثابت کی تصویر کھینچی گئی ہے فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کہہ کے اور واقعہ یہ ہے کہ درخت کی جڑیں جتنی گہری اور مضبوط ہوں اسی نسبت سے اس کی شاخیں بلند ہو سکتی ہیں اس کا تنا اونچا ہو سکتا ہے وہ درخت جن کی جڑیں سطحی ہوں وہ بہت اونچا قد اختیار نہیں کر سکتے اور اگر کچھ اونچائی تک پہنچ بھی جائیں تو ہوا کے معمولی تھپیڑے سے ہی وہ اکھڑ جاتے ہیں ثابت کہہ کر یہ بیان فرمایا کہ اتنی گہری، اتنی گہری کہ وہ مومن کے وجود کا درخت اگر آسمان تک بھی بلند ہو جائے اور آسمان سے اس کی شاخیں باتیں کرنے لگیں تب بھی وہ جڑ نہیں ہلتی اور وہی تقویٰ کی جڑ ہے۔ تقویٰ کی جڑ اگر مضبوط ہو اور گہری ہو تو مومن کی ساری روحانی زندگی کی نشوونما اسی پر مبنی ہے اس کے وجود کا استحکام اس پر مبنی ہے۔ ابتلاؤں سے بچنے کا گر اسی میں واقع ہے کیونکہ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہے جیسے زلزلے آئیں اور آندھیاں چلیں تو وہ درخت جن کی جڑیں کمزور ہوتی ہیں وہ اکھڑ جایا کرتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے جب الہاماً فرمایا کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

تو اس میں سب کچھ بیان کر دیا جس کو معلوم کرنے کی ایک مومن کو حاجت ہو سکتی ہے۔ اس مضمون کا زندگی کے ہر شعبے سے تعلق ہے صبح سے لے کے رات تک اور رات سے صبح تک۔ ایک انسان کی زندگی پر جتنے بھی لمحات گزرتے ہیں ان سب لمحات میں یہ مضمون کسی نہ کسی رنگ میں جلوہ دکھا رہا ہوتا ہے یا ناکام ہو کر انسان پر کوئی داغ لگا رہا ہوتا ہے اور کوئی بھی زندگی کا ایسا لمحہ نہیں جس کا اس مضمون سے تعلق نہ ہو کوئی انسانی دلچسپی کا شعبہ نہیں جس کا اس مضمون سے تعلق نہ ہو مثلاً آج کل جو کثرت سے مالی معاملات میں لین دین میں جھگڑے دلوں کے متعلق مجھے لکھتے ہیں اس کا ایک علاج تو یہ ہے کہ قضا کی طرف معاملے کو منتقل کیا جائے امور عامہ سے کہا جائے کہ وہ سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے۔ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کو لکھا جائے، امیر جماعت کو توجہ دلائی جائے مگر یہ سارے علاج سطحی ہیں۔ لازماً جڑ میں کوئی کمزوری ہے لازماً کوئی بیماری ایسی ہے جس کا جڑ سے تعلق ہے اور وہ راز ہم پر کھلا کہ وہ تقویٰ کی جڑ ہے جس میں کوئی کمزوری پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں شاخیں بیماری دکھانے لگتی ہیں۔ پس یہ علاج بھی سطحی ہیں جو میں نے بیان کئے جب تک ہم جڑ کی طرف توجہ نہ کریں اور گہرا اتر کر اس بیماری کو وہاں دور نہ کریں اس وقت تک ہم حقیقت میں جماعت کی مالی امور میں اصلاح کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتے۔

اس مضمون پر جب میں نے غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہاں کئی مرتبہ بدرجہ جڑ کی بیماریاں بھی مختلف مقامات پر پھیلی پڑی ہیں جڑوں کی کچھ سطحی بیماریاں ہیں کچھ نسبتاً گہری کچھ اور گہری اور جو سب سے گہری جڑ کی بیماری ہے وہ ہے خدا تعالیٰ سے اپنے مالی معاملات کو صاف نہ رکھنا جس طرح بعض دفعہ انسان سے مضمون چلتا ہے خدا تک پہنچتا ہے اسی طرح الٹ کر بعض دفعہ خدا سے مضمون چلتا ہے اور انسان تک پہنچتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

جس نے بندے کا شکر ادا نہ کیا، جس کا دل شکر گزار نہیں ہے اپنے ہم جنسوں کے لئے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا تو دیکھیں انسان سے بات چلی اور خدا تک پہنچی۔ اس کے برعکس یہ بھی ہوتا ہے کہ جو خدا کا حق رکھتا ہے بات یہیں اور

## خدا سے معاملہ صاف نہیں کرتا

وہ بندوں سے بھی معاملہ صاف نہیں کر سکتا یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے مالی معاملات صاف اور سیدھے نہ رکھے اور بندوں کے ساتھ سیدھے رکھے اس کے برعکس یہ ہو سکتا ہے کہ بعض انسان اتنے

گویا بیمار نہ ہوں تقویٰ کے لحاظ سے کہ وہ بندوں کا حق بھی ماریں اور خدا کا بھی ماریں وہ سمجھتے ہیں بندوں کے ساتھ بددیانتی میں تھوڑا سا کوئی حرج نہیں کہ اگر حق مار بھی لیا جائے تو کیا فرق پڑتا ہے لیکن خدا کے معاملے میں وہ سیدھا ہوتے ہیں یہ نیکی ہو سکتا ہے ان کو بچا لے اور آگے بڑھیں اور پھر بالآخر بندوں سے بھی معاملات کو ٹھیک کر لیں۔

چنانچہ ایسے بعض معاملات میرے ذہن میں ہیں جہاں لوگوں سے تو مالی معاملات میں جھگڑے کئے اور اگر ممکن ہوا تو کچھ نہ کچھ دبا لیا گیا لیکن ایسے لوگ اپنے چندوں میں صاف تھے لیکن اس کے برعکس عموماً یہ شکل بہت زیادہ دکھائی دیتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ مالی معاملات میں صاف نہ ہوں وہ بندوں کے معاملے میں بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے یا اس کی صفائی محض دکھاوے کی صفائی ہوتی ہے جب اس پر ابتلا آتا ہے تو لازماً ٹھوکر کھاتا ہے۔ یہ بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے تو چونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ تقویٰ کے مضمون میں جڑ تک اترو۔ تقویٰ ہی جڑ ہے اور ہر معاملے کی تہہ تک پہنچ کر اس کی جڑ کو تلاش کرو اگر جڑ رہ جائے تو پھر سب کچھ رہ جاتا ہے تو یہ مضمون شعبہ بہ شعبہ اسی طرح یہی شکل اختیار کرتا چلا جائے گا۔ جب ہم مالی معاملات میں تقویٰ کی بات کریں گے تو پہلے خدا سے بندے کے معاملے کی بات کریں گے پھر بندوں سے بندے کے آپس کے معاملات کی بات کریں گے اس پہلو سے میں غور کر کے جماعت کے سامنے آج دو تین باتیں رکھنا چاہتا ہوں ان معاملات میں اگر جماعت تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرے تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بندوں کے تعلق میں بھی غیر معمولی طور پر نمایاں اصلاح کی صورت پیدا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## چندوں کے متعلق

میں نے اپنے اسپین کے خطبے میں یہ ایک عام اعلان کیا تھا کہ وہ لوگ جو بعض مالی مشکلات کی بنا پر شرح کے ساتھ چندہ ادا نہیں کر سکتے ان کو چاہئے کہ وہ مجھے لکھ کر جماعت کی معرفت خواہ اکٹھی ہو کر بھیں آجائیں ضروری نہیں کہ ہر ایک الگ الگ بھیجے۔ بہرحال اعلان یہ کیا تھا کہ وہ مجھے لکھ کر بتا دیں کہ ہماری شرح تو یہ بنتی ہے مگر ہم فلاں فلاں مجبوری کے باعث شرح کے مطابق چندہ نہیں ادا کر سکتے اور اس معاملے کو تشہیر نہیں دی جائے گی بعینہٖ راز کا معاملہ رکھا جائے گا اور میرے نزدیک ایسے لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے کیونکہ حسب حالات توفیق کے مطابق مالی قربانی اصل قربانی ہے اور خدا تعالیٰ یہ تقاضا ہی نہیں کرتا بندے سے کہ اپنی توفیق سے بڑھ کر وہ خدا کے حضور کچھ پیش کرے چندہ عام کا جہاں تک تعلق ہے میرا یہ اعلان تھا کہ چونکہ مجھے اختیار ہے کہ چندہ عام کی شرح حسب حالات کم کر دوں اس لئے وہ میں کم کر سکتا ہوں لیکن

## جہاں تک وصیت کا تعلق ہے

وصیت کی شرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ کی راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے اور امام وقت وہ ہیں میں تو ان کا ایک ادنیٰ غلام ان کی نیابت کرنے والا ہوں اس لئے اس میں مجھے قطعاً کوئی اختیار نہیں موصی کے اگر مالی حالات خراب ہوتے ہیں اور وہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتا تو اس کے لئے آسان بات یہ ہے کہ وہ وصیت منسوخ کرائے اور اس میں کوئی گناہ نہیں۔ ایک آدمی نیک نیتی سے وصیت کرتا ہے فیصلہ کرتا ہے کہ میں خدا کی راہ میں ہمیشہ جو کچھ بھی خدا مجھے عطا فرمائے گا دسواں حصہ واپس کرتا چلا جاؤں گا کسی موقعے پر پہنچ کر اس کا حقوق العباد پر اثر پڑتا ہے اور خدا ہی کے حکم کے مطابق وہ یہ عرض کر سکتا ہے کہ اب میرے حالات اجازت نہیں دیتے اس لئے میں مجبور ہوں کہ اس وصیت کو ختم کر دوں لیکن جب تک کوئی موصی ہے اس کو قطعاً کوئی حق نہیں کہ خدا کی طرف سے عطا کردہ آمد کچھ اور ہو اور وصیت رکھتے ہوئے وہ پھر دسویں حصے سے کم جو کم از کم شرح ہے اس سے کم دے رہا ہو اور یہ سمجھ رہا ہو کہ جماعت کے علم میں چونکہ بات نہیں آئی اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا جماعت کو تو وہ دے ہی نہیں رہا وہ دے خدا کو رہا ہے اور خدا کی تو لمحہ لمحہ اس کے حال پر نظر ہوتی ہے دینے والا وہ ہے اس سے کس طرح چھپا سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے دایوں سے کیسے بدن کے راز چھپ سکتے ہیں دایوں سے بہت بڑھ کر خدا جو قادر مطلق ہے اور خالق ہے اور عالم الغیب ہے اور عالم الشہادہ ہے اور سمیع و بصیر ہے اس سے کیسے بندے کے راز چھپ سکتے ہیں اس لئے جب بھی انسان ایسے معاملات میں تقویٰ سے گرتا ہے جن معاملات میں کسی پہلو سے اس کا کوئی اختیار نہیں تو وہیں وہ خدا کی پکڑ کے نیچے آ جاتا ہے اس کے سارے معاملات بے برکت ہو جاتے ہیں بعض بدیاں گھن کی طرح دوسری نیکیوں کو کھانے لگتی ہیں اور یہ ایک بہت ہی خطرناک زہر ہے جو

## جڑ کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا

اس لئے ان چندوں کو معمولی نہ سمجھیں خدا تعالیٰ کے معاملے میں سب سے پہلے سیدھا رہیں سیدھا ہونے کی کوشش کریں اور اپنے نفس سے کھل کر بات کیا کریں بعض دفعہ انسان کو دوسرے کی بجائے اپنے نفس سے کھل کر بات کرنی ہوتی ہے۔ بسا اوقات ایک انسان جرم میں آگے بڑھتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے نفس سے شرماتا ہے اور آنکھ نہیں ملاتا اور اپنے نفس کی آواز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور کھل کر اس سے معاملہ طے نہیں کرتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیوں کر رہا ہوں۔ مجھے کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے لیکن بعض اوقات اپنے نفس کے ساتھ خوب کھلے ہوتے ہیں جس طرح بعض دوسرے انسانوں سے کھل کر معاملہ کرتے ہیں ان کو عادت ہوتی ہے وہ اپنے نفس سے گفتگو کرتے ہیں ایک ذہنی اور خوب کھنگال کر چندوں کو صاف ستھرا سامنے لا کر دیکھتے ہیں تو اپنے نفس سے ایسے شخص کو کھل کر بات کرنی چاہئے کہ میں اگر اس لائق نہیں ہوں تو مجھے چھوڑ دینا چاہئے بجائے اس کے کہ میں زیادہ نیکی کے شوق میں جو ہاتھ میں آیا ہوا ہے اس کو بھی ضائع کر دوں۔ کتنی بے وقوفی کی بات ہے مجھے تھوڑے پر راضی رہنا چاہئے جتنی نیکی کی مجھے توفیق ہے اتنے اس نیکی کے اندر رہوں اور اسی پر خدا کا شکر کروں اور اس سے زیادہ کی توقع رکھوں اور زیادہ مانگوں

"اُٹھو تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے" (کشتی نوح)

فون: ۲۲-۲۷
گرام: GLOBE XPORT

پیشکش: گلوب ریمینوفیکچررس ۱۰ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۲

یہ ہے اصل ایک حکیمانہ طرز جو خدا تعالیٰ سے بھی اختیار کی جاتی ہے تو فائدہ ہوتا ہے بندوں سے بھی اختیار کی جاتی ہے تو فائدہ ہوتا ہے ورنہ ایسے چندے جن کی جڑوں میں بددیانتی داخل ہو چکی ہو بندے اور خدا کے معاملے کے اندر بگاڑ آگیا ہو وہ باقی سارے مال کی نیکی کو ضائع کر دیتے ہیں چنانچہ قرآن کریم نے یہ اصول ہمارے سامنے کھول کر رکھا

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

کہ تم جو قربانیاں پیش کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو تو نہ اُن کا خون پہنچتا ہے نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے یعنی جہاں تک مادی حصے کا تعلق ہے خدا تعالیٰ تک کچھ بھی منتقل نہیں ہوتا ہاں تقویٰ تم سے خدا تک پہنچتا ہے۔ پس اگر خدا کے حضور انسان تھوڑا پیش کر سکتا ہے اور تقویٰ کیساتھ وہ پیش کیا جاتا ہے تو اسکی بہت قدر ہے

## تقویٰ روپوں میں نہیں گنا جایا کرتا

تقویٰ کے ناپنے کے پیمانے بالکل مختلف ہیں۔ اس سے یہ راز بھی ہمیں معلوم ہوا کہ جب ہم خدا کے حضور پیش کرتے ہیں اور اگر ہمیں توفیق ہے ایک کروڑ روپیہ دینے کی اور ہم ایک لاکھ پیش کرتے ہیں تو جہاں تک دنیا کا پیمانہ ہے بہت بڑی رقم پیش کی گئی ہے لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کا پیمانہ ہے یہ تقویٰ خدا کو پہنچا۔ جتنا تقویٰ اس کو پہنچنا چاہیئے تھا اس کے مقابل پر یعنی امر واقعہ یہ ہے کہ تقویٰ کے پیمانے اس رنگ میں دیکھے جاتے ہیں حسب توفیق اور حسب نیت۔ اور صرف اسی طرح نہیں دیکھے جاتے اور بھی بہت سے اس کے پہلو ہیں جن پر بندے کی نظر پہنچ ہی نہیں سکتی کس قدر محبت تھی اس پیش کرنے میں، کیا کیا قربانیاں شامل تھیں جذبات کی۔ اس قربانی کو پیش کرنے میں پیار اور تقدس کے کیا کیا پہلو اس میں شامل تھے۔ عجز کے کتنے پہلو اس میں شامل تھے۔ قربانی کے بعد کا طرز عمل کیا تھا۔ مثلاً یہ بعد والا پہلو جو ہے یہ ساری باتیں تقویٰ کے مختلف پہلو ہیں جو ہر نیکی پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں، ہر نیکی کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور کسی ایک پہلو میں بعض دفعہ کمزوری ہو جائے تو اس پہلو سے دشمن داخل ہو جاتا ہے اور سب گھر کا مال لوٹ کے لے جاتا ہے۔ بعد کے پہلو کے لحاظ سے بعض لوگ خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور بعد میں اگر نظام جماعت ان کے خلاف کوئی ایکشن لے کسی معاملے میں تو وہ پھر گنانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو خدا کی راہ میں یہ کیا تھا اور پھر یہ کیا تھا یا بچے پھر گناتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے تو یہ اتنی اتنی قربانیاں دی تھیں اور آج ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ قربانیاں دی تھیں، خدا کے حضور پیش کی تھیں تو تمہارا تقویٰ خدا کو پہنچ گیا اگر کچھ تھا تو۔ باقیوں سے کیا مانگ رہے ہو اب تم۔ باقیوں کے معاملے میں تو صرف یہ دیکھنا جائے گا کہ اگر تم مستحق تھے کسی اچھے سلوک کے اور انہوں نے نہیں کیا تو قطع نظر اس کے کہ تم نے قربانیاں دی تھیں یا نہیں دی تھیں، تم سے بدسلوکی کرنے والا خدا کا مجرم ہے۔ اور اگر تم مستحق نہیں تھے اور جو سلوک کیا گیا وہ بدسلوکی نہیں بلکہ درست سلوک تھا تو چاہے تم نے کروڑوں قربانیاں دی ہوں ہرگز ایسا شخص خدا کے حضور مجرم نہیں ٹھہرتا۔ تو بعد میں بالمن و الاذیٰ کا جو مضمون خدا نے ہمیں بتایا وہ عمل کرتا ہوتا ہے یعنی بعض دفعہ من کے ذریعے احسان جتا کر لوگ اپنی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ دکھ کی بات کہہ کر، طعن و تشنیع کے ذریعے اپنی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہوتے ہیں تو تقویٰ کے مضمون کو اگر آپ سمجھیں تو آپ اپنی ہر قربانی پر نگران ہو جائیں گے ہر پہلو سے اس کی حفاظت کریں گے جس طرح ایک مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اس طرح آپ اپنی ہر قربانی کی حفاظت کریں گے تاکہ خدا تک جو کچھ بھی ہے اگر وہ کم ہے تب بھی اور زیادہ ہے تب بھی پورے کا پورا پہنچے اور صحیح حالت میں پہنچے۔

تو بہرحال بعض لوگ بدقسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چھپا سکتے ہیں ان باتوں کو اور پھر آگے یہ مضمون پھیلتا ہے تو ہر شخص کے معاملے میں جا کر الگ الگ شکلیں بنا لیتا ہے بعض موصی میں نے دیکھے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدا کو حق دیں۔ جہاں شک کا معاملہ دیکھتے ہیں وہاں وہ

## خدا کے خانے میں زیادہ ڈال دیتے ہیں

اپنے خانے میں کم ڈالتے ہیں اور یہ ایک تقویٰ کی طرز عمل ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں اُن کے ساتھ چلتی ہے کئی ایسے وصیت کے معاملات میرے سامنے آتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی پوری جائیداد دے دی یعنی اس کی قربانی جتنا بنتا تھا وہ ادا کر دی اور اس کے بعد وہ جائیداد بیچی تو قیمت زیادہ ملی۔ دفتر وصیت ان کو لکھتا ہے کہ آپ ایک دفعہ جائیداد کی قیمت دے بیٹھے ہیں اب مزید آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ وہ کہتے ہیں نہیں، ہم نے جب قیمت ادا کی تھی اس وقت وہ دس ہزار کی جائیداد تھی۔ اب بیچی ہے تو بارہ ہزار میں بکی ہے۔ اس دو ہزار پر آپ وصیت لیں اور پھر دے کر چھوڑتے ہیں۔ دس دفعہ مال تجارت کے چکر میں داخل ہو دس دفعہ وہ اس کی وصیت ادا کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں انجانے میں کوئی خدا کا مال اپنے مال میں نہ رکھ لیا ہو اور اس کے باوجود وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انہوں نے کوئی ایسی عظیم الشان نیکی کر دی ہے کہ ساری عمر اب جماعت پر احسان قائم رہے گا۔ ایسے لوگ انکسار میں بھی زیادہ ہوتے ہیں اور یہی تقویٰ کی خاص نشانی ہے۔ تقویٰ کی پہچان میں سے یہ ایک پہچان ہے کہ ہر وہ نیکی جو تقویٰ کے ساتھ کی جائے اس کے ساتھ تکبر نہیں آتا۔ ہر وہ نیکی جو تقویٰ سے عاری ہو اس میں ناز داخل ہو جاتا ہے اور یہ اس کی تباہی کی پہلی نشانی ہے۔ بہرحال اس کے مقابل پر ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ جہاں شک کا پہلو ہو وہ اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اور اس کے درمیان درمیان بہت سی شکلیں بنتی ہیں جن کو ہم نے کئی دفعہ قانون کی صورت میں واضح کرنے کی کوشش کی لیکن اتنی مشکلات ہیں ان باریکیوں کو طے کرنے کی کہ بڑے بڑے صاحب تدبر اور صاحب فہم، زندگی کے ہر شعبے کا تجربہ رکھنے والے وکلاء اور تجار اور زمیندار اور نوکری پیشہ اور حکومت کے ملازمین ہر قسم کے لوگ انشورنس کے ماہرین، مختلف علوم کے ماہرین وہاں اکٹھے کئے گئے اور بعض دفعہ دو دو سال کمیٹیوں نے غور کیا اور بالآخر اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ادھوری رپورٹ پیش کر دی کہ اتنی مختلف شکلیں ہیں انسانی زندگی کی کہ کسی ایک قانون کے ذریعے قطعی طور پر یہ واضح کرنا ممکن ہی نہیں ہے کہ فلاں معاملے میں مکان اگر تمہارا اپنا ہے تو وصیت کس طرح ادا کرو، اگر تم گورنمنٹ کے مکان میں رہتے ہو تو کس طرح ادا کرو۔ ٹیکس دیتے ہو تو کس طرح ادا کرو۔ انشورنس دیتے ہو تو کس طرح ادا کرو۔ کسی کمپنی نے تمہیں بعض سہولتیں دی ہوئی ہیں تو کس طرح ادا کرو۔ کسی نے نہیں دی ہوئیں تو کس طرح ادا کرو۔ بے شمار زندگی کے معاملات کی شکلیں ہیں جو ادلتی بدلتی رہتی ہیں۔ زمینداروں کی آمدنی کے حساب مختلف ہیں، تاجروں کی آمدنیوں کے حساب مختلف ہیں۔ ان سارے معاملات کو

## قانون کے تابع لاکر

وضاحت کیساتھ جماعت کے سامنے نہیں رکھا جا سکتا کہ جس کے بعد ہر موصی کہہ سکے کہ ہاں اب مجھے علم ہو گیا ہے اور چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کوشش کی گئی ہے تو ادھوری ہوتی ہے اس لئے درمیان میں آکر پھر تقویٰ اپنے مناظر دکھاتا ہے۔ ہر آدمی اپنے

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز جے اینڈ انٹرپرائسز

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C.. ROAD BANGLORE
PH.NO. 228666 — PIN: 560002.

تقویٰ کے مطابق فیصلے کر رہا ہوتا ہے اور ہر فیصلہ ایک دوسرے سے الگ ہوتا چلا جاتا ہے اور بعض دفعہ وہ ایسی زمین میں رہتے ہیں فیصلے کہ جہاں نظام جماعت معلوم ہونے کے باوجود ہاتھ نہیں ڈال سکتا لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ ایک قانون ہمارے سامنے رکھا کہ خدا کی چراگاہوں میں، کہ اتنا قریب نہ جایا کرو یعنی سرحدوں کے قریب۔ کہ آخر ٹھوکر لگے اور تم سرحد پار کر جاؤ اور خدا کی زمین میں منہ مارنے لگو۔ تو کچھ دیر تک تو وہ جرأت اختیار کرتے کرتے سرحد کے قریب ہونے لگ جاتے ہیں۔ مشکوک معاملات میں اپنے حق میں فیصلے کرنے لگ جاتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد پھر پرلی طرف کا گھاس نرم و نازک سر سبز جو نظر آتا ہے تو برداشت نہیں ہو سکتا تو پھر وہاں بھی منہ جانا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر قدم داخل ہوتے ہیں پھر خدا کی زمین اپنی زمین بن جاتی ہے تو اس قسم کے جو معاملات ہیں ان میں بھی ایسی حد تک پہنچ کر پھر خدا سے بددیانتی کی باتیں ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر وہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی فرق نہیں پڑتا یہ ہمارے نفس کا فیصلہ ہی ہے چنانچہ ایسے امور کئی دفعہ جب سامنے آتے ہیں تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بڑا سخت صدمہ پہنچتا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان خدا سے اپنے معاملات چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ بعض موصی ایسے ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے

## بڑی بڑی جائیدادیں

دی ہیں اور وہ جب وصیت کی تھی اُس وقت اُنہوں نے تھوڑی جائیداد لکھوائی ہوتی ہے اس لئے وہ ان جائیدادوں کو بلا تکلف اپنے عزیزوں اور اقرباء میں تقسیم کرتے چلے جاتے ہیں اور بہانہ یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد جو چھوڑ دو گے اُس پر صرف وصیت ہے اس لئے ٹھیک ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حالانکہ یہ بھول جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات کو ساری جماعت کی مجلس شوریٰ نے سمجھنے کی کوشش کی اور خلیفہ وقت نے ان تشریحات پر صاد کیا ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات کی ایک تشریح پر جماعت اکٹھی ہو چکی ہے اس سے اگر تمہیں اختلاف کا حق ہے تو پھر وصیت کے نظام کا ممبر رہنے کا حق بہر حال نہیں۔ اختلاف ہے کوئی گناہ نہیں۔ ایک انسان مجبوراً ذہنی طور پر اختلاف کر سکتا ہے تو پھر اُن شرطوں کو پورا نہیں کر سکتا تو ممبر نہ بنے لیکن نظام جماعت کا ممبر ہو اور نظام جماعت کے خلاف ایک انفرادی فیصلہ کر رہا ہو اور اس پر بے دھڑک عمل کر رہا ہو یہ سمجھ کر کہ چونکہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو جانتا ہوں اور تشریح میں ... کر سکتا ہوں اس لئے میری تشریح چلے گی اور فلاں کی نہیں چلے گی۔ جماعت کے معاملے میں فرد کی کوئی تشریح نہیں چلے گی۔ اس کے لئے صرف دو رستے ہیں یا وہ وصیت کے نظام کا ممبر بنا رہے یا نہ رہے تیسرا کوئی رستہ نہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقام اتنا ہے، ہمارا مرتبہ اتنا ہے، ہماری پرانی جماعتی خدمات اتنی ہیں کہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہمارا مُردہ تدفین سے روکا جا سکے۔ میری حیثیت ہی کوئی نہیں ہے کہ میں کسی کے مُردے کو روک سکوں۔ سوال ہی نہیں، کسی جماعت میں کسی کی حیثیت نہیں۔ لیکن یہ معاملہ اس طرح نہیں دیکھا جائے گا میری حیثیت نہیں ہے کہ خدا کہے کہ نہیں داخل کرنا تو میں داخل کر دوں۔ میں اس طرح اس مضمون کو دیکھتا ہوں۔ میں ہوتا کون ہوں کہ میرے علم میں آ جائے کہ اللہ نہیں چاہتا کہ یہ مُردہ فلاں جگہ دفن ہو اور میں اُسے دفن کرنے کی کوشش کروں۔ اس کے دُنیاوی رُعب سے ڈر جاؤں۔ اس کے کسی اور مرتبے کے رُعب سے ڈر جاؤں۔ پس یہاں تقویٰ فیصلے کرنے والے کا تقویٰ بن جاتا ہے۔ اور دونوں جگہ

## امتحان پیدا کر دیتا ہے تقویٰ

ایک جگہ مالی قربانی کرنے والے کے لئے امتحان بنا ہوا تھا دوسری دفعہ ان قربانیوں پر نظر ڈال کر جب بعض انتظامی فیصلے کرنے پڑتے ہیں تو ان کے لئے امتحان بن جاتا ہے۔

بہر حال بہت ہی تفصیلی مضمون ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صرف اشارے ہی کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ وصیت کا معاملہ ہو یا چندہ عام کا معاملہ ہو اگر آپ اپنے تقویٰ کے مطابق مجرم ٹھہرتے ہیں تو جماعت کے علم میں وہ بات آئے یا نہ آئے خدا کو کچھ بھی نہیں پہنچے گا۔ ساری عمر آپ کی قربانیاں بیکار رہ جائیں گی۔ ہو سکتا ہے کروڑوں روپیہ آپ نے دیا ہو لیکن اگر وہ تقویٰ سے عاری ہے تو اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی کھول کے اعلان کر دیا تھا کہ بلن مجھے پہنچتے نہیں تقویٰ مجھے پہنچتا ہے وہ تم نے بھیجا نہیں تھا اس لئے یہاں آ کر اپنے کھاتے میں کیا تلاش کر رہے ہو جو چیز چلی ہی نہیں گھر سے وہ وہاں پہنچے گی کیسے؟ اس لئے میں یہ بتا دیتا ہوں کہ اگر انسانی غلطی کی وجہ سے، انسانی علم کی کوتاہی کی وجہ سے ایسے لوگ دنیا میں نظر میں نہ بھی آئیں تو

## اللہ کی نظر سے غائب نہیں رہ سکتے

اور خدا کا جو اٹل قانون ہے قرآن کریم میں بیان کردہ، کہ یہ چیز پہنچے گی اور یہ نہیں پہنچے گی وہ قانون لازماً کام کرے گا اور پھر بہت دیر کے بعد آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم تو کچھ بھی نہیں آگے بھیج کے آئے۔ اس لئے اُتنی نیکی کرے جتنی توفیق ہے اور یہ بھی تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اپنی حد سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو ڈرو خوف کرو وہ نیکی بہت اچھی ہے اگرچہ تھوڑی ہے جو اپنی حالت میں درست ہے اور صحت مند ہے اور وہ نیکی جو طاقت سے بڑھ کر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس میں اور بیماریاں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ طاقت سے بڑھ کر نیکی کرنے والے کے اندر بسا اوقات ریاء داخل ہو چکی ہوتی ہے۔ طاقت سے بڑھ کر نیکی کی کوشش کرنے والے دو قسم کے ہی ہیں یا تو وہ جو کرتے ہیں اور اپنے نفس کو ہلاک کر دیتے ہیں نیکیوں میں یا وہ جو کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں لیکن خفیہ طور پر بچ جاتے ہیں ایسے وہ لوگ ہیں جو لازماً ریاء کر رہے ہیں یعنی جو ظاہر یہ کر رہے ہیں کہ ہمیں نیکی کا شوق ہے اور دیکھو ہم اتنی نیکی کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں جہاں اندر توفیق ملتی ہے وہ اپنے اس نیکی کے نتیجے میں اپنے مفادات کے جو خطرات ہیں ان کی پیش بندی بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ وصیت بھی کر دیتے ہیں۔ جائیدادیں بھی کما لیتے ہیں بچوں میں تقسیم بھی کر دیتے ہیں اور خدا کو دینے سے بچ بھی جاتے ہیں۔ تو میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ یہ معاملات اگر خدا سے رہے تو بندوں سے معاملات کیسے سیدھے ہوں گے کیسے قضاء ان معاملات کو درست کرے گی۔ اصلاح وارشاد کی حیثیت کیا ہے کہ ایسے لوگوں کے بندوں کے آپس کے معاملات درست کر دیں جن کے خدا سے معاملے درست نہیں۔ ناظر امور عامہ کون ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائے جن کے مخفی تعلقات خدا سے بگڑے ہوئے ہیں اس لئے جماعت کو چاہیئے کہ پہلے اپنی خدا کے ساتھ اصلاح کرے اور یہ ایک لحاظ سے زیادہ آسان ہے خدا کے معاملے میں چونکہ انسان اپنے آپ کو بے بس اور بے اختیار پاتا ہے صرف اس کو باشعور ہونا چاہیئے۔ اگر وہ

## باشعور ہو کے خدا سے معاملے کرے

تو اس کا بہت کم امکان ہے کہ اتنی دلیری دکھائے خدا پر کہ شعور کے ساتھ خدا کا حق مارنے کی کوشش کرتا ہو اس لئے ایسے آدمی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خود اپنے دماغ کو ایک غفلت کی نیند میں لے جاتے ہیں وہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں جس طرح کبوتر بلی کو دیکھ کے آنکھیں بند کر لیتا ہے اس طرح یہ بعض حقائق سے آنکھیں بند کر کے زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ کچھ نہیں پتہ چل رہا کچھ نہیں


ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے!
فون نمبرز: ۶۹-۶۱۷
التوفیق جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

تو ہمارا اس لئے آنکھیں کھولو خدا سے معاملات میں جب خدا سے معاملات میں آنکھیں کھولو گے تو تمہارے سارے معاملات خود بخود سیدھے ہونے شروع ہو جائیں گے اور جس کو خدا سے معاملہ سیدھا کرنے کی عادت پڑے اس کی برکت سے لازماً پھر بندوں پر بھی اس کے معاملات پر نیک اثر پڑتا ہے۔ بندوں کے معاملہ تو اس کے معاملات بھی خود بخود سیدھے ہونے لگتے ہیں اس لئے میں اصل کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور مثالیں تو بے شمار ہیں ایسی جن کو تفصیل سے پیش کیا جا سکتا تھا لیکن ایک دو نمونۃً بیان کرنی کافی ہیں۔ ہر موصی اور ہر غیر موصی کو اپنے معاملات میں صاف اور سیدھا چلنا چاہیئے۔

## جو کم شرح دیتے ہیں

سو لوگ حصہ وہ بھی اسی طرح قصور وار ہیں اصل میں ہوتا یہ ہے کہ ان کا نفس وہاں بھی ان کیلئے بعض بہانے رکھ دیتا ہے وہ کہتے ہیں فلاں وقت حضور کے خطبہ میں اجازت تو دے دی تھی نا اور یہ جو شرط ہے کہ ہم ان کو لکھ کر مانگیں اجازت یہ تو زائد چیز ہے۔ عملاً تو اجازت مل گئی۔ اور اس طرح وہ اپنے نفس کو دھوکا دے کر ایک غلطی کے مرتکب ہونے لگ جاتے ہیں حالانکہ بالکل غلط بات ہے کہ وہ ایک زائد چیز ہے۔ انسانی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے وہ بات بیان کی تھی اور انسان کے خدا سے معاملات کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ بات میں نے خطبہ میں بیان کی تھی۔ بات یہ ہے کہ ایک شخص اپنے طور پر اگر وہ سولہ ہزار میں سے ایک ہزار اگر نہیں دے سکتا تو اگر وہ یہ بات میرے سامنے لائے تو جھجکے گا وہ کوشش کرے گا کہ بجائے اس کے کہ میں اجازت لوں کوشش کرتا ہوں زور لگا کے دیتا ہی رہوں۔ مجھ کو میرے سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے یہ بتائے کہ میری شرح کم ہونی چاہیئے اس کے لئے اس کا نفس

## حجاب محسوس کرتا ہے

اور چونکہ حجاب محسوس کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے پھر کوشش کرتا ہے کہ بہت اچھا میں فلاں جگہ سے سمیٹ لیتا ہوں فلاں کام کو سمیٹ لیتا ہوں فلاں خرچ کم کر لیتا ہوں اب یہ تو بڑی بات لگتی ہے کہ میں لکھ کر کہوں مجھے یہ چندہ کم کیا جائے۔ میں تو اچھا بھلا آدمی ہوں مجھے جانتے ہیں یا نہیں جانتے جو بھی شکل ہے ایک دل میں شرم محسوس ہوتی ہے یہ شرم مددگار ہے عبادت کی۔ یہ شرم اس کی مددگار ہے۔ اس کو نیکی کی توفیق بخشتی ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے یہ لکھا تھا پھر اس لئے بھی لکھا تھا کہ جب کوئی شخص لکھتا ہے تو بعض دفعہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بیچارہ بالکل مجبور ہو چکا ہے بعض دفعہ ایسے درد سے اس کے لئے دل سے دعا اٹھتی ہے کیونکہ اس کی تحریر کا ایک ایک لفظ کہہ رہا ہوتا ہے کہ بڑے ہی غم میں یہ شخص اپنی شرمندگی کی سرحدیں پھلانگ کر آیا ہے۔ بیچارہ مجبور ہو گیا ہے اپنے دل کا حال ظاہر کرنے پر۔ نہیں چاہتا تھا مگر بے اختیار ہے اور پابند سمجھتا ہے اپنے آپ کو کہ جب تک میں اجازت نہ لوں میں نہیں شرح سے کم دے سکتا۔ اس کے لئے دل سے بے اختیار دعا اٹھتی ہے اور بسا اوقات خدا تعالیٰ اس طرح قبول فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ہی اس شخص کا خط آتا ہے کہ ہم نے اجازت تو لی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا احسان فرما دیا ہے اتنی جلدی میرے حالات بدل گئے ہیں کہ اب مجھے اس اجازت کی ضرورت ہی کوئی نہیں رہی اور اب میں شرح کے مطابق دینے لگ گیا ہوں تو یہ روحانی پہلو بھی ایسا تھا جس کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے یہ کہا تھا کہ اجازت لیں اور لکھ کر اجازت لیں اکیلے اکیلے خط نہیں لکھنا تو اپنی جماعت میں معاملہ پیش کر دیں امیر صاحب کی خدمت میں ان کی طرف سے فہرست آ جائے اور وجوہات لکھی ہوں اس کے بعد جو لوگ چھپاتے ہیں وہ جرم کر رہے ہیں خدا کا۔ میری نظر میں نہیں آتے تو نہ آئیں لیکن

## اللہ کی نظر سے کیسے بچ سکتے ہیں

اور پھر سودا یہ بے وقوفی کا ہے اس قدر بے وقوفی کا سودا ہے کہ اس چیز سے ڈرتے ہیں جس چیز سے نہیں ڈرنا چاہیئے اور اس سے نہیں ڈرتے جس سے ڈرنا چاہیئے یہ تو ایسی بات ہے جیسے انسان کسی پناہ گاہ سے بھاگ کر کسی شیر کی کچھار میں چلا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا۔ جو شخص مشکلات میں مبتلا ہے پھنسا ہوا ہے کسی قسم کی مصیبت میں اس کے نکلنے کی راہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ وہ اس طرح اس کو رزق پہنچائے گا کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ یہاں سے بھی مجھے رزق مل سکتا تھا یعنی رزق کے رستے بھی اتنے مختلف ہیں خدا کے عدو کے کہ انسانی ذہن وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا ہے تو وہ لوگ جو ہجرت کرتے ہیں سچے توکل کی ان کو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب رزق عطا فرمانا شروع کرے تو کوئی روک ٹوک ہی نہیں ہے۔ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ اس مضمون کو مزید کھولتا چلا جا رہا ہے کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے جب ایک انسان کسی انسان پر سہارا کرے اور کہے کہ دیکھو جی میں نے تم پر سہارا کر لیا ہے تم قبول کرتے ہو یا نہیں اور وہ کہے میں قبول کرتا ہوں تو ایک انسان کو بھی دوسرے کے سہارے کی شرم و حیا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو نے مجھے سہارا بنا لیا اور میری خاطر ایک تلخ گھونٹ بھرنے کی کوشش کی ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔ جب تم مجھ پر توکل کرو گے تو صرف یہ نہیں کہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں حَسْبُهُ اللہ ایسے توکل کرنے والے کے لئے کافی بھی ہے۔ انسان تو بعض دفعہ توکل کرنے والے کا ہاتھ نہ بھی جھٹکے تب بھی بے اختیار ہو جاتا ہے اس کے اپنے پاس ہی کچھ نہیں ہوتا اس کو سنبھالنے کے لئے۔ لیکن اللہ تو بے اختیار نہیں ہے۔ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ۔ کتنی مزید قوت پیدا فرما دی خدا تعالیٰ نے اس معاملے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس امر کے بارے میں خدا فیصلہ کرتا ہے کہ میں یہ کروں گا وہ کر کے چھوڑتا ہے اس معاملے کو انتہا تک پہنچا کے چھوڑتا ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہ وہ مضمون ہے جو بیان ہو رہا ہے قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ فرماتا ہے ہر چیز کی ہم نے ایک تقدیر بنائی ہوئی ہے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے اگر دیر بھی ہو تو تم

## بدظنی نہ کرنا ہم پر

بالآخر ہم اس بات کو پورا کر کے دکھائیں گے تمہارے حق میں اگر کچھ دیر رزق کا ابتلاء ذرا لمبا بھی ہو جائے یا کچھ دیر کے لئے تم سمجھو کہ ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا تو ایسا سودا نہیں کرنا خدا سے۔ خدا سے سودا تو ایسا کرنا ہے کہ اس کی خاطر دیا اور پھر توکل کر دیا کہ بس جس کو دیا ہے وہی ہمارا سہارا ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے دن انتظار کرنا شروع کر دو کہ چھت پھٹے اور اب پیسہ گرنا شروع ہو جائے۔ اگر اس طرح خدا کا معاملہ ہو تو جتنے بے ایمان ہیں وہ سب سے زیادہ چندے ادا کریں جتنے دنیا کے حریص ہیں وہ مالی قربانیوں میں سب سے آگے بڑھ جائیں کیونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ کل جتنا دیں گے ہم دوسرے دن اس سے زیادہ مل جانا ہے تو ایسا قانون کوئی نہیں چلتا کہ بے وقوف انسان کو بھی نظر آ جائے بلکہ دنیا دار کی آنکھ کے سامنے ایک پردہ رہتا ہے۔ وہ نہیں دیکھتا ان چیزوں کو لیکن صاحب تقویٰ جان رہا ہوتا ہے کہ میری قربانی کے بعد کچھ آزمائشیں بھی آئیں لیکن بالآخر خزانے وہاں وہاں سے دیا جہاں سے میری توقع نہیں تھی اور یہ مضمون ایک خاص حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کا مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کے جو عام تمہیں ملنے کے طریق ہیں اگر ان سے ہی خدا تمہیں واپس کرے تو تم تمہارا نفس یہ بھی بدظنی پیدا کر سکتا ہے کہ یہ تو ملا ہی کرتا تھا۔ یہی تجارت ہماری تھی اس نے آخر چلنا ہی تھا۔ دنیا میں ترقی ہوتی رہتی ہے ترقی ہو گئی تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں معاملہ کرتا ہوں تمہارے تقویٰ کو قبول کرتا ہوں تمہارے توکل کی شرم رکھتا ہوں تو میں پھر ایسے طریق کا معاملہ کرتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ ملنے والا میرا عام دستور نہیں تھا۔ یہ جس رستے سے مجھے عطا کیا گیا ہے یہ عام دستور کا رستہ نہیں تھا۔ اس سے ہٹ کر بات ہوئی ہے مجھ سے خدا کا خاص معاملہ ہوا ہے اور یہ ہے وہ اصل نعمت جو متقی کے لئے نعمت ہے امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ہے وہ تقویٰ کا پھل جس کی کوئی دوسری دنیا کے لحاظ سے قیمت مقرر ہی نہیں کی جا سکتی۔ ایک آدمی کو ہزار روپے کہیں سے اتفاقاً مل جاتا ہے وہ کھاتا ہے اور خرچ بھی ہو جاتا ہے اس کی لذت آئی اور ختم بھی ہو گئی لیکن جب اس کو یہ پتہ چلتا ہے کہ میرے خدا نے اپنی رحمت اور خاص فضل سے یہ مجھے اس طرح عطا کیا تھا تو لامتناہی لذت ہوتی ہے اس کی۔ ایسی لذت ہے جس پر فنا نہیں آتی۔ وہ اپنے بچوں کو سناتا ہے وہ واقعہ۔ اس کے بچے اس کے پوتوں کو وہ واقعہ سناتے ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ یہ واقعات

چلتے ہیں کہ اس طرح ہمارے باپ دادا میں سے ایک شخص تھا جس نے خدا سے یہ معاملہ کیا تھا تھوڑا سا اور پھر اللہ تعالےٰ نے اس کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔

## جو لذت اس بات کی ہے

من حیث لا یحتسب کی وہ تو لذت ہی بالکل ایک الگ لذت ہے تو وہ شخص جو چند پیسے چند کوڑیاں مار رہا ہے خدا کے حق کی' وہ ان ساری نعمتوں سے محروم ہو رہا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے وہ سارا بے برکتی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے وہ بیماریاں بلا حاصل کر رہا ہے وہ مصیبتیں حادثات حاصل کر رہا ہے' وہ ذہنی پریشانیاں حاصل کر رہا ہے' وہ روزمرہ کی زندگی کی الجھنیں حاصل کر رہا ہے اور وہ روپیہ اس کے کام نہیں آ رہا اور جو خدا کی خاطر تقویٰ کے ساتھ قربانی کرتا ہے اس سے معاملات کو سیدھا رکھتا ہے اس کی ساری زندگی کا خدا محتسب ہوتا ہے اس کے لئے چند پیسوں کا محتسب نہیں رہتا۔ اس مضمون کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو ضرور زیادہ پیسے دیتا ہے فرماتا ہے یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ جیسا کہ قرآن کریم کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ رزق کا لفظ خدا تعالےٰ کی ہر عطا پر آتا ہے۔ ہر چیز جو بندے کو ملتی ہے وہ رزق کہلاتی ہے یعنی خدا تعالےٰ جب پیار سے باتیں کر رہا ہوتا ہے بندے سے تو وہ بھی رزق ہے کشوف دکھا رہا ہوتا ہے تو وہ بھی رزقِ الٰہی ہے۔ روحانی رزق بھی اس میں شامل ہے اور جسمانی رزق بھی شامل ہے تو جب خدا یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اسے رزق عطا فرماؤں گا تو مراد یہ نہیں ہے کہ صرف دنیا کے پیسے دے گا۔ روحانی رزق سے بھی اس کو لذت آشنا کرے گا۔ اور ایسے ایسے طریق پر اس کو روحانی رزق عطا فرمائے گا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کیسے آیا۔ جیسا کہ حضرت مریم کے معاملے میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ حضرت زکریاؑ جب حضرت مریمؑ کی محراب میں داخل ہوا کرتے تھے آپ کے حجرے میں اور دیکھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بڑے بڑے عظیم الشان رزق عطا ہوتے ہیں تو حیرت سے پوچھا کرتے تھے کہ اے بچی تیرے پاس یہ کہاں سے باتیں آ گئیں اس سے مراد یہی ہے یہ نہیں تھا کہ کچھ تحفے پہنچ جاتے تھے جو ان کی نظر بچا کر پہنچ جایا کرتے تھے۔ مراد یہ ہے کہ حضرت مریم کو

## عشق الٰہی اور معرفت کی

ایسی ایسی باتیں عطا ہوتی تھیں خدا کی طرف سے کہ ایک نبی کو بھی تعجب میں ڈالتی تھیں جس کا اپنا مضمون تھا یہ جس کے گھر کی بات تھی۔ وہ حیرت سے دیکھتا تھا یہ تو بچی ہے ایک یہ تو خدا کی نبی بھی نہیں اور ایسے ایسے اعلیٰ رزق خدا اس کو عطا فرما رہا ہے تو دنیا نہیں صرف سنورتی دین بھی سنورنے لگتا ہے اور اس رنگ میں سنورنے لگتا ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اس اس طرح خدا تعالےٰ اس کے دین کو سنوارتا چلا جائے گا۔

بہرحال اس مضمون پر تو ایک خطبہ کافی نہیں ہے کیونکہ مالی معاملات کے بعض پہلو ابھی بیان ہونے والے ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مضمون ہیں تقویٰ سے تعلق رکھنے والے جن پر میں سمجھتا ہوں کہ اس رنگ میں بات ہونی چاہیئے کہ جڑ سے بات شروع کی جائے خدا تعالےٰ سے معاملات درست کرنے کے متعلق بات ہو تا کہ پھر بندوں کے معاملات خود بخود اس کے نتیجے میں درست ہونے لگیں۔ بہرحال جڑ کی طرف توجہ رکھے ہر احمدی اور یہ یاد رکھے کہ خدا جس جڑ کی توقع رکھتا ہے وہ ثابت جڑ ہے مضبوط اس قوت کے ساتھ گڑی ہوئی کہ اس کے اوپر ایک عظیم الشان درخت تقویٰ کا تیار ہو اور ابتلاء سے بالا ہو جائے یہاں تک اللہ تعالےٰ کی توقعات ہیں بندے سے وہ تو ایسا درخت بنانا چاہتا کہ وہ آسمان تک بھی اس کی شاخیں چلی جائیں تو اس کی جڑوں میں کسی قسم کا تزلزل نہ آئے۔ کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن یہ اب ہر بندے پر اپنے اوپر منحصر ہے کہ وہ اپنے لئے کیسا درخت بنا رہا ہے۔ ایک کہانی آپ نے بہت سنی ہو گی وہ غالباً سویڈن میں ایجاد ہوئی پہلی دفعہ بنی تھی مگر جہاں بھی بنی تھی سب دنیا میں مشہور ہو چکی ہے کہ ایک بین ایسی دیتا ہے کوئی کسی بچے کو کہ جب وہ اس کو کاشت کرتا ہے تو وہ آسمان تک اس کی جو شاخیں ہیں وہ پہنچ جاتی ہیں بیل چڑھتی ہے اور چڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو ہے تو وہ ایک کہانی اور لغو سی بات ہے کبھی دنیا میں ایسا واقعہ نہیں ہوا لیکن قرآن کریم نے ایک ویسی ہی کہانی بیان فرمائی ہے لیکن وہ ہے سچی اور سو فیصدی سچی اس بین کی کہانی کو پڑھ کر تو بچوں کے دلوں میں بڑی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بڑے بھی بہت شوق سے سنتے ہیں لیکن یہ

## تقویٰ کی کہانی

یہ بیج جو خدا نے قرآن کریم میں رکھ دیا ہے

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

اس کو پڑھتے ہیں اس کو سنتے ہیں اور دل میں کوئی تحریک پیدا نہیں ہوتی یعنی جھوٹی زندگی' جھوٹی زندگی کے تصورات' جھوٹی زندگی کی دلچسپیاں' ملمع کی باتیں ہوں تو اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور جہاں حقیقتیں ہیں اور سچائیاں بیان ہوں وہاں اگر ایسے درخت کا راز آپ کو بتایا جائے کہ آج اس کا بیج بوئیں تو کل ہی یہ ممکن ہے کہ اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں اور پھر آسمان سے ایسا رزق عطا ہو رہا ہو کہ وہ کبھی نہ چھوڑے۔ کسی موسم میں وہ ایسا رزق نہ ہو جو کسی موسم میں ملنا بند ہو جائے اور کسی موسم میں ملنا شروع ہو جائے

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا

اپنے رب کے حکم سے وہ ایک ایسا درخت بن جاتا ہے کہ ہر آن ہر حالت میں وہ پھل دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہ نقشہ جس درخت کا کھینچا گیا ہے اس کی طرف تو توجہ نہیں اور اس بین کے قصے ساری دنیا میں ترجمے ہو ہو کر پھیل رہے ہیں کہ جو ایک فرضی کہانی کی بین ہے وہ اگر بو دی جائے تو شاخیں اس کی اس بیل کی شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں لیکن اس میں یہ بھی تو صاف لکھا ہوا ہے کہ پھر جب اس کو کاٹو تو کٹ بھی جاتی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک آدمی آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بیل پر چڑھا ہو اور نیچے سے کوئی کاٹ دے اور وہ پھر دھڑام سے زمین پر آ جائے قرآن کریم نے فرمایا اَصْلُهَا ثَابِتٌ وہ ایسی مضبوط رنگ میں پیوستہ ہوتی ہیں کہ اس کے گرنے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا جب تقویٰ پر بنیاد ہو گی تو یہ وہ درخت ہیں جو انسانیت کو ملیں گے اور یہ وہ پھل ہیں جو انسانیت کو عطا ہوں گے اس درخت کی طرف دوڑو اور اس درخت کو حاصل کرو جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوستہ ہیں اور شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور خدا سے رزق حاصل کرتی ہیں بندے کے رزق کی خاطر وہ خدا سے دھوکا نہیں کر رہی ہوتیں۔ یعنی رزق کے مضمون کو بھی آسمان تک پہنچا دیا فرمایا تم سمجھتے تھے کہ رزق تمہاری طرف سے خدا کو جاتا ہے اور یہ سمجھ کر تم نے خدا کے رزق مارنے شروع کئے تم سمجھتے تھے کہ تم ہو جو خدا کو دیتے ہو اور یہ سمجھ کر تم نے فیصلہ کرنا شروع کیا کہ کتنا خدا کو دینا ہے اور کتنا خدا کو نہیں دینا لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اگر تمہارا تقویٰ درست ہو تو تمہیں کچھ اور دکھائی دینے لگے تمہارے رزق کے تصور کا جہان بدل جائے۔ تمہیں یہ معلوم ہو کہ زمین سے کچھ بھی نہیں آتا جو کچھ بھی آتا ہے آسمان سے آتا ہے جو پھل بھی عطا ہوتا ہے وہ

## آسمان سے عطا ہوتا ہے

اور اسی میں سے کچھ اتنا تم سے واپس مانگا جاتا ہے تمہارے پاس اپنا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ واللہ الغنی جو غنی ہے تم تو فقیر لوگ ہو اس مضمون کو سمجھ کر مالی قربانی میں آگے بڑھیں گے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی میں ایک انقلاب واقع ہو جاتا ہے اتنا عظیم الشان انقلاب برپا ہو گا آپ کی زندگی میں کہ وہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا انقلاب ہو گا آپ کی اولاد پر اس کا صحت مند اثر ہو گا آپ کے انسانی معاملات پر اس کا صحت مند اثر ہو گا نسلاً بعد نسلٍ یہ آپ کی نیکی آپ کی اولاد کے خون میں منتقل ہوتی چلی جائے گی ایک فرحت اور اطمینان اور تسکین آپ کو نصیب ہو گی جو ویسے آپ حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ تو اللہ تعالےٰ ہمیں تو فیق عطا فرمائے کہ اس جڑ پر ہم کو پکڑ لیں کہ جو ہر نیکی کی جڑ ہے۔ خدا اس جڑ کو باقی رکھے کیونکہ یہ جڑ باقی رہے تو سب کچھ باقی رہتا ہے ✦

# آج کا یہ دور ہم سے ان عظیم قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے چوم چوم کر قبول کیا تھا:۔

## جماعتِ احمدیہ کیرنگ کے جلسہ سالانہ کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

### ھو الناصر

میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کیرنگ اپنا بارہواں سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے سبھی احباب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حقدار بناتے ہوئے اپنے ان بے شمار افضال و انوار سے نوازے جو ان للّٰہی جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے اس نے اپنے جناب میں مقدر کر رکھے ہیں۔

اس موقعہ پر میں احبابِ جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج جماعت احمدیہ تاریخ کے جس اہم اور نازک دور سے گزر رہی ہے اس کے پسِ منظر سے آپ بخوبی واقف ہیں آج جماعت کو بین الاقوامی طور پر مخالفت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور لاکھوں روپے خرچ کر کے نہایت ہی گندا لٹریچر جماعت کے خلاف شائع کر کے اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جا رہی ہے۔ مختلف قسم کی حدود و قیود کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی جماعت کا خدا اور اس کے رسول اور [illegible] سے ہر قسم کا تعلق منقطع کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آج تو یہ حالت ہو رہی ہے کہ

منبر پہ چڑھ کے غیر کہے اپنا ہے خدا
بیٹھے ہیں اپنا منہ [illegible] پڑھتے ہیں

پیارے [illegible] جیسے جیسے ظلم اور تعدی بڑھتا جاتا ہے تو مومن کا تعلق باللہ بھی ترقی کرتا ہے اور یار نہال میں نہال ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے ظلم بڑھتا چلا جاتا ہے [illegible] قربانی و خلوص اور تقویٰ کا معیار بھی اتنا ہی بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال صحابہ کرام کا تھا جن کے نمونہ کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔

پس آج کا یہ دور ہم سے [illegible] عظیم قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے چوم چوم کر قبول کیا تھا اور جنہیں وہ اپنے سینوں سے لگایا کرتے تھے۔ یاد رکھیں قربانیوں کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اور تزکیۂ نفوس کا موجب ہوا کرتا ہے لیکن کسی ایک احمدی کی قربانی بھی روح تقویٰ سے خالی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ کوئی ایسا عمل جو تقویٰ سے خالی ہو خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔

آج میں روحِ تقویٰ کے ساتھ پیش کی جانے والی قربانیوں میں سے ایک خاص قربانی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

شعائر اللہ کا احترام حقیقی تقویٰ کی علامت ہوتی ہے جماعت کا دائمی مرکز قادیان بھی شعائر اللہ میں سے ہے اس کا چپہ چپہ جماعت کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اس کے اندر وہ گھر بھی ہے جو بمنزلہ کشتی نوح ہو کر ساری جماعت کے لئے امانیت کا حصار ہیں۔ خدا کے پاک مسیح کی اس تخت گاہ کے در و دیوار "امن است در مکانِ محبت سرائے ما" کی تعبیر ہیں آج یہ سب مقامات مقدسہ اپنی بقا اور تزئین کے لئے آپ سے ایک بے مثال قربانی کا مطالبہ کر رہے ہیں قادیان کی مرمت اور سلسلہ کے دیگر مصارف کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی احبابِ جماعت کو بارہا توجہ دلائی تھی۔

آج میں بھی حضور اقدس کے الفاظ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس پیغام کو ختم کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں، اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کی راہوں پر پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے [illegible] تعمیر کی کاروائیاں کئی جگہ جیسے مصارف چاہتی ہیں [illegible] صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک [illegible] مہمانوں کے لئے آرام دہ مکانات میسر نہیں ... توسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ مقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے ... یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے ... ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا ... تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی تمہارے صدق و وفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے ایک طرف سے پختہ طور پر قطع تعلق کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے منور ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین" (کشتی نوح صفحہ [illegible])

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

# پنگاڈی میں آل کیرلا احمدیہ مسلم ۳۵ ویں سالانہ کانفرنس

رپورٹ مرسلہ مکرم مرزا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج تامل ناڈو مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۲، ۱۳ اپریل ۱۹۸۶ء کو پنگاڈی میں آل کیرالہ احمدیہ مسلم کی پینتیسویں سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہو کر اختتام کو پہنچی الحمد للہ۔

کیرالہ کی ۳۱ جماعتوں کے سینکڑوں احمدی احباب و مستورات نے اس کانفرنس میں شرکت کی نیز تامل ناڈو اور کرناٹک سے بھی معقول تعداد میں نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔

مقررین کے طور پر اس کانفرنس کے لئے خاص طور پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس اور ... مدعو تھے۔

## کانفرنس کا افتتاح

مورخہ ۱۲ اپریل کو صبح ۹ بجے ... میں منعقدہ ایک تقریب میں ... محترم صدیق امیر علی صاحب صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ ... نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اور اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے رسمی طور پر جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

## علمی مقابلہ جات

اس کے بعد مجالس انصار اللہ ... کے مابین تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔

## مشاعرہ

ان مقابلہ جات کے بعد ... نہایت دلچسپ اور ... مشاعرہ ... جس میں ... دوستوں نے اسلام اور احمدیت کے مختلف عنوانوں پر ... نہایت معیاری اور دلچسپ ... سنا کر احباب کرام کو محظوظ فرمایا۔

## پریس کانفرنس

جلسہ شروع ہونے سے کچھ دیر قبل کیرلا کے ملیالم اور انگریزی کے بعض لیڈنگ اخبارات کے نمائندگان کی ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس سے پہلے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی پوزیشن اور اس کے کارناموں کے بارے میں مختصر بیان کیا اس کے بعد نمائندگان اخبارات کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے اس کانفرنس کی مختصر رپورٹ مختلف اخبارات میں شائع ہوئی۔

## امام مہدی نگر

پنگاڈی ریلوے سٹیشن سے بازار تک ایک سڑک جاتی ہے جس کا نام امام مہدی روڈ ہے۔ ریلوے سٹیشن سے ملحق وسیع و عریض گراؤنڈ میں جو مسجد احمدیہ کے قریب ہی واقع ہے نہایت خوبصورت اور جاذب نظر جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی جو رنگ برنگ جھنڈیوں اور خوبصورت لائٹوں سے آراستہ خوبصورت نظارہ پیش کر رہی تھی۔

## جلسہ کی کارروائی

۱۲ تاریخ بروز ہفتہ شام کے ساڑھے پانچ بجے جلسہ کی کارروائی محترم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت مکرم ... کنجی احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مکرم پروفیسر پی محمود احمد صاحب کنوینر استقبالیہ کمیٹی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

اس کے بعد محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت حضور علیہ السلام کی نہایت روح پرور تحریرات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے بعض بصیرت افروز اقتباسات سنائے۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم پی عبد الحمید صاحب نے سنایا۔

## پیغام

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغام کا ملیالم ترجمہ پڑھ کر سنایا (پیغام کا مکمل متن اسی اشاعت کے پہلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنائے جانے کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں سورہ جمعہ میں مذکور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور صلعم کی بعثت ثانیہ و آخرین منہم ... فارسی الاصل سے ہونے والی مقدر تھی آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جو عظیم الشان کارہائے نمایاں اعتقادی اور تبلیغی میدان میں سرانجام پائے ہیں ان امور کی طرف مختصراً روشنی ڈالی۔

## تقاریر

اس نشست کی پہلی تقریر مکرم پروفیسر محمد صاحب ایس۔ این کالج کنانور کی اسلام میں نظام معاشرت کے زیر عنوان ہوئی آپ نے بتایا کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے معاشرے کی اصلاح کے لئے اس معاشرے کے افراد کی اصلاح اور اس کی تجدید کی ضرورت ہے اور انفرادی اصلاح فرد کے خاندان سے شروع ہوتی ہے۔

دوسری تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی اسلام اور رواداری پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام میں جس قسم کی رواداری کی تعلیم پائی جاتی ہے اس کا عملی نمونہ حضرت رسول کریم صلعم اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھایا آپ نے بتایا کہ اسلام میں آزادی عقیدہ اور آزادی ضمیر کو خاص مقام حاصل ہے۔ موصوف نے رواداری پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ پیغام صلح کا بھی ذکر کیا۔

اس انگریزی تقریر کا ملخص مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب نے سنایا۔

اس کے بعد ڈاکٹر ... ریڈر پروفیسر ... کالج نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ... تعلیمات اور اس کی رواداری کا بہت عمدہ پیرایہ میں ذکر کیا۔

اس جلسہ کی چوتھی تقریر مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کی ہوئی آپ نے حالات حاضرہ کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیوں کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے خروج دجال عظیم یاجوج ماجوج اور دیگر سیاسی و معاشرتی حالات کے بارے میں بہت تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر میں مکرم عبد الرحمٰن صاحب M.A نائب ایڈیٹر کیرلا کاقومدی روزنامہ ... نے مذہبی، معاشرتی دنیا میں اسلام نے جو عظیم الشان انقلاب برپا کیا اس کا نہایت مؤثر رنگ میں ذکر کیا۔ مختصر صدارتی تقریر کے بعد مکرم پی منصور احمد صاحب سیکرٹری کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔

اس کے ساتھ سالانہ کانفرنس کے پہلے دن کی کارروائی نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

## مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۳ اپریل بروز اتوار صبح ۸ بجے مسجد احمدیہ میں مکرم سی کنجی عبد اللہ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت مکرم عبد القادر صاحب معتمد انصار اللہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ مکرم صاحب صدر نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اس کے بعد مکرم کنجی احمد ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نعت میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

(باقی ص ۱۱ پر دیکھئے)

# کبیرہ میں دو روزہ ساتویں آل بنگال سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

کبیرہ ضلع ۲۴ پرگنہ مغربی بنگال میں مورخہ ۱۹، ۲۰ اپریل ۸۶ء کو دو روزہ سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی بفضلہ تعالیٰ اس کانفرنس میں بنگال کی بیس سے زائد جماعتوں سے تین صد سے زائد انصار۔ خدام اور اطفال نے شرکت کی مستورات اس کے علاوہ تھیں۔ تبلیغی جلسہ عام کے علاوہ انصار۔ خدام اور اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام بھی حاضرین کے لئے دلچسپی کا موجب تھا۔

دونوں دن نماز تہجد باجماعت سے ہمارے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا جو مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ نے پڑھائی اور بعد نماز فجر خاکسار۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے۔ مکرم قاضی عبدالرشید صاحب اور مکرم شہید اللہ صاحب نے قرآن کریم۔ احادیث اور ملفوظات کا درس دینے کی سعادت حاصل کی۔

دونوں دن انصار۔ خدام اور اطفال کے تلاوت۔ نظم خوانی۔ تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلہ جات کروائے گئے نیز فٹ بال کی ٹیموں کے مقابلہ جات کے علاوہ انصار اللہ کے لئے میوزیکل چیئر کا دلچسپ مقابلہ بھی رکھا گیا تھا۔

## تبلیغی جلسۂ عام

مورخہ ۱۹ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم سید نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں احمدی احباب و مستورات کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم و غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ مکرم رمضان علی صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبدالمنان صاحب اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بصیرت افروز اقتباس کا بنگلہ ترجمہ سنایا۔ بعدہٗ مکرم عبدالخطیب صاحب صدر جماعت کبیرہ نے جماعت کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ بنگال نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ارفع مقام کے عنوان پر مدلل تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم قاضی عبدالرشید صاحب کی تھی آپ نے اپنی تقریر میں اسلام اور ہندو دھرم کی تعلیمات کا مدلل موازنہ پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی شہید اللہ صاحب ممتاز المحدثین نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور آپؑ کی صداقت کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے نے تحریک داعی الی اللہ اور غلبۂ اسلام کے عنوان پر تقریر کی۔

بعدہٗ اسلامی تعلیمات اور اس کی خصوصیات کے عنوان پر مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید نے اچھے پیرائے میں تقریر کی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی پاک سیرت پر واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر جلسہ کے مختصر اختتامی خطاب کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن یعنی ۲۰ اپریل کو خاکسار کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں صوبہ بنگال کے مبلغین و معلمین اور جماعتوں کے صدر صاحبان اور عہدیداران نے شرکت کی۔ اس مجلس شوریٰ میں مختلف تبلیغی و تربیتی امور کے بارہ میں پہلے سے تیار شدہ ایجنڈہ پر کیا گیا اور متعدد فیصلے کئے گئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی میں برکت عطا فرمائے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں اپنی سرگرمیوں کو مزید تیز سے تیز تر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ✶

# جماعت احمدیہ گنگارام پور کا دو روزہ سالانہ جلسہ
## نو ۹ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۸ و ۲۹ مارچ کو گنگارام پور بنگال میں دو روزہ سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی کامیاب رہا۔ پہلے دن ۲۸ مارچ شام کو زیر صدارت شری دھجا دھر پال صاحب جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے سیرت طیبہ پر تفصیلی روشنی ڈالی مکرم قاضی عبدالرشید صاحب نے اسلام و ہندو ازم کی بنیاد پر توحید باری تعالیٰ و ظہور انبیاء کی غرض و غایت کو واضح کیا۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے اسلام و بانیٔ اسلام کے بارے میں غیر مسلم مفکرین کی آراء کو پیش کیا۔ آخر میں خاکسار نے اپنی بنگلہ تقریر میں موعود اقوام عالم کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ اور سب سے آخر میں صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کی امن و سلامتی بخش تعلیمات کی بے حد تعریف کی اور اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

مؤرخہ ۲۹ مارچ سارا دن لوگوں کو انفرادی تبلیغ کی جاتی رہی اور خدا کے فضل سے ۹ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ رات کو خاکسار کی زیر صدارت تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد یونس صاحب معلم وقف جدید مکرم عبدالحفیظ صاحب کریم نائب قائد مکرم شمشیر علی صاحب مکرم شیخ تاج الدین صاحب و مکرم قاضی عبدالرشید صاحب و مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب اور خاکسار نے سیرت آنحضرت صلعم و صداقت مسیح موعودؑ وغیرہ کے عنوانات پر تقاریر کیں بالآخر دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس سالانہ جلسہ اور تبلیغ کے مفید نتائج ظاہر ہونے اور نو مبائعین کی استقامت کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے ✶

# درخواست ہائے دعا

✶ — مکرم ڈاکٹر عبدالرشید خان صاحب آف مانیکا گوڈا (اڑیسہ) سے لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم مامون الرشید صاحب خدا تعالےٰ کے فضل سے انڈین آرمی میں کمشنڈ آفیسر چن لئے گئے ہیں۔ یکم رسٹی سے آن کی ٹریننگ مدراس میں ہو رہی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۲۶ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے موصوف کی دینی و دنیوی ترقیات اور ملک و قوم کی بہتر خدمت کی توفیق پانے کے لئے ✶ — مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلغ پونچھ کے بہنوئی مکرم عبدالباسط صاحب صدر جماعت احمدیہ سوڑہ جموں سلی کو دو بچیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکا عطا کیا تھا جو ڈیڑھ ماہ کے بعد نمونیہ کے اثر سے فوت ہوگیا۔ والدین کے صبر جمیل و نعم البدل کے لئے نیز ہمشیرہ کی صحت خراب ہے کامل شفایابی کے لئے ✶ — مکرم عبدالعزیز صاحب پیڈر سیکرٹری مال ناصر آباد کشمیر سے اپنی لڑکیوں عزیزہ ماجدہ اختر اور عزیزہ شاہینہ عزیز کے B.A اور میٹرک کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ موصوف نے ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ ✶ — مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ پونچھ کی والدہ ماجدہ پیرانہ سالی کے باعث اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی کامل شفایابی نیز والد صاحب کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے ✶ — مکرم مولوی صغیر احمد صاحب قمر مبلغ شیموگہ لکھتے ہیں کہ مکرمہ حشمت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید ناصر احمد صاحب مرحوم شیموگہ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور قرض سے نجات پانے کے لئے ✶ — مکرم حشمت اللہ خان صاحب دہلی مبلغ ۲۶ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے B.A فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی نیز چھوٹے بھائی جو مختلف جماعتوں کے امتحانات میں درجہ اوّل میں کامیاب ہوئے ہیں کی آئندہ ترقیات کے لئے ✶ — مکرم شمشیر علی صاحب کیرنگ مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ✶

# جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کے دو روزہ بائیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

رپورٹ مرسلہ: مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیرنگ میں مورخہ ۱۹، ۲۰ اپریل کو جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کا دو روزہ جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اپنے روح پرور اور بصیرت افروز پیغام سے بھی نوازا۔ مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں افراد جماعت کی شرکت کے علاوہ متعدد غیر مسلم دوستوں نے بھی جلسے میں شرکت کی۔ مقررین کی حیثیت سے مقامی مبلغین کے علاوہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش حیدرآباد اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس سے تشریف لائے۔

## مسجد طاہر کا افتتاح

مورخہ ۱۸ اپریل کو جبکہ کافی مہمان پہنچ چکے تھے جماعت احمدیہ کیرنگ کی نئی تعمیر شدہ "مسجد طاہر" کا افتتاح مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کے ساتھ کیا۔

## جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۹ اپریل کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل کی زیر صدارت مکرم حسیب الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب کی نظم خوانی سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر جلسہ نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ بعدہٗ مختصر افتتاحی خطاب کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ایمان افروز تقریر کی۔ صدارتی تقریر کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## بلڈنگ لجنہ اماء اللہ کیرنگ کا سنگ بنیاد

پہلے اجلاس کے اختتام پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل نے لجنہ اماء اللہ کیرنگ کی بلڈنگ کا اجتماعی دعا کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی جانب سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

## دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی زیر صدارت مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم خضر حیات خان صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے الٰہی سلسلوں کی مخالفت اور خدا کی تائید و نصرت کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے بھی حالیہ مخالفت اور سیدنا بلال فنڈ کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر کے اختتام پر علاقائی تحصیلدار مسٹر گوپی بابو تشریف لائے آپ نے بھی صدر جلسہ کی درخواست پر مختصر تقریر کی۔

## دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس بھی مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور روشن احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب مبلغ ورنگل نے حضور کی تحریک داعی الی اللہ پر تقریر کی اور آندھرا کے علاقہ میں جماعت کی نمایاں ترقی کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ازاں بعد مکرم مولوی شمر افت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نیپال نے تقریر کرتے ہوئے نیپال میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ آخری تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی تھی آپ نے ختم نبوت کی حقیقت پر مدلل رنگ میں روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

## اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی زیر صدارت مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز انسپکٹر تحریک جدید کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شیخ نسیم صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی سید غلام ہادی صاحب، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلمین وقف جدید کے علاوہ مسٹر لودھر مو کھیہ نمائندہ شہری درجہ دھن براں اور اخباری نمائندہ شہری بھیکاری چرن ترپاٹھی نے بھی تقاریر کیں۔ آخری تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی تھی۔ موصوف نے اسلام اور رواداری کے عنوان پر اسلام کی امن بخش تعلیمات کو مؤثر انداز میں پیش کیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور صداقت پر دلنشین انداز سے روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ دو روزہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دونوں دن نماز تہجد با جماعت اور درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام تاخیر سے ملنے کی وجہ سے دوسرے دن سنایا گیا اس روح پرور پیغام کا مکمل متن دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

## پینگاڈی یں آل کیرلہ احمدیہ مسلم کانفرنس

بقیہ صفحہ ۱

اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے اپنی تقریر میں نماز کی اہمیت کا خاص طور پر ذکر فرمایا اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے سورۃ الصف کی آخری آیت کی روشنی میں تعلیم و تربیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے بعض امور کی طرف توجہ دلائی۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں پچھلے سال انگلینڈ کی مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا تھا اس کا ملخص اجمالی رنگ میں پیش کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصار اللہ کی سالانہ اجتماع کی کارروائی کے بعد محترم صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس اور پھر اس کے بعد ایک تعارفی تقریب ہوئی جس میں کوچین اور کاکی ناڈ میں نئی قائم شدہ جماعتوں کے نومبائعین کا تعارف کروایا گیا۔

### دوسرا اجلاس

سالانہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس شام کے پانچ بجے محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کی زیر صدارت مکرم ٹی کے محمود صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر نے استقبالیہ خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم صاحب صدر نے عقائد احمدیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مخالفین احمدیت کے بعض اعتراضات کا جواب دیا۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی قرآن مجید اور علم ہیئت کے عنوان پر ہوئی۔ بعدہٗ مکرم این عبد الرحیم صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ستیہ دودھن نے مطلقہ عورتوں کے بارے میں اسلامی شریعت کی دائمی اور ہر زمانہ کے لئے قابل عمل تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد علمی میدان میں بہترین کارکردگی کی بناء پر محترم صدر صاحب جمہوریہ ہند کی طرف سے انعام یافتہ شری زائی داس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی سیرت طیبہ میں سے بعض واقعات بہت مؤثر انداز میں بیان کئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں خاص طور پر حضور اقدس صلعم کے حجۃ الوداع کے خطبہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ نصائح رہتی دنیا تک کے لئے اور ساری دنیا کے لئے ہمیشہ مشعل راہ کے کام دیں گے۔

ازاں بعد خاکسار نے ظہور امام مہدی اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی۔ میری تقریر کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب نے مذہب اور اخلاق فاضلہ کے عنوان پر اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت پر تقریریں کیں۔

مختصر صدارتی تقریر کے بعد مکرم اے کیو مسلم صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ سالانہ کانفرنس کی کارروائی نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان جملہ تبلیغی و تربیتی مساعی کو مثمر بہ ثمرات حسنہ فرمائے اور اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں جن جن دوستوں نے مختلف رنگ میں مخلصانہ تعاون دیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو احسن جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

# وقفِ جدید کے تحت
# تبلیغِ اسلام کیلئے واقفین کی ضرورت

منجانب صدر صاحب تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغی اور تربیتی کاموں کو تیز سے تیز تر اور وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے مرکز کو ایسے نوجوانوں کی یا ادھیڑ عمر افراد کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا جذبہ ہو اور وہ اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں اور ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ایسے احباب کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ مڈل پاس ہوشیار نوجوان بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر انہیں بذریعہ مرکز یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ دلائی جائے گی۔ کامیاب ہونے پر انہیں معقول گذارہ دیا جائے گا۔ جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں مع کوائف تعلیمی اور خدمت سلسلہ کے سابقہ تجربہ کے صدر صاحب امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

مہربانی کر کے امراء صدر صاحبان۔ مبلغین کرام اور معلمین وقف جدید اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کے لئے تحریک کریں اور تبلیغ اسلام کی اہمیت اور ضرورت بیان کر کے احباب جماعت کو وقف کے لئے آمادہ کریں۔

# دینی نصاب برائے مجالس انصار اللہ بھارت

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کے لئے باقاعدہ دینی نصاب تجویز کیا گیا ہے۔ اس سال ابتدائی طور پر نہایت آسان اور بہت تھوڑا نصاب رکھا گیا ہے۔ تا کہ اراکین بسہولت اس کی تیاری کر سکیں۔ انشاء اللہ سال بہ سال تدریجاً اس میں ترقی ہوتی رہے گی۔

انشاء اللہ ماہ ستمبر ۸۶ء کے آخری اتوار کو قیادت تعلیم مرکزیہ کی طرف سے اس کا تحریری امتحان لیا جائے گا۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ ابھی سے اپنی مجلس کے اراکین کو توجہ دلاتے رہیں اور تیاری کرواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ اراکین کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## تفصیل نصاب برائے سال ۸۶ء

قرآن کریم :- پہلا پارہ مکمل باترجمہ
حدیث شریف :- کتاب چالیس جواہر پارے (مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) پہلی دس احادیث نمبر ۱ تا ۱۰ ★ کتب سلسلہ :- ضرورت الامام تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ★ نماز باترجمہ مکمل۔ تیسویں پارہ کی آخری پانچ سورتیں باترجمہ زبانی یاد کرنا۔

نوٹ :- ناخواندہ انصار کو درس کے ذریعہ ترجمہ قرآن کریم اور نماز باترجمہ یاد کرانے کی کوشش کی جائے اور ان کا آسان طریق پر زبانی امتحان لیا جائے۔

## مطالعہ کتب

مذکورہ نصاب کے علاوہ روزانہ مطالعہ کے لئے حسب تفصیل ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں۔ امید ہے زعماء کرام اس کا بھی جائزہ لے کر رپورٹ کرتے رہیں گے۔

| | |
|---|---|
| برائے ماہ جون۔ جولائی۔ اگست۔ | کشتی نوح مکمل |
| " " ستمبر۔ اکتوبر۔ | رسالہ الوصیت |
| " " نومبر۔ دسمبر۔ | تقریرین |

قائد تعلیم مجالس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

# صدقۃ الفطر، عید فنڈ اور فدیۃ الصیام کی رقوم

**صدقۃ الفطر** — صدقۃ الفطر تمام مسلمان مرد و زن اور بچوں پر خواہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے بلکہ احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے۔ اس کی مقدار اسلام نے فردی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع گندم عربی پیمانہ مقرر کی ہے۔ جو کم و بیش پونے تین سیر کا ہوتا ہے۔ [illegible] صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔

چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔ یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے مگر ایسی صورت میں فطرانہ کی کل جمع شدہ رقم کا ½ حصہ مقامی غرباء و مساکین میں تقسیم کیا جائے بقیہ ½ حصہ بہرصورت مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو وہ جماعتیں ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ پنجاب۔ دہلی اور یوپی کے علاقہ میں گندم کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت [illegible] اور نصف صاع کی قیمت تین روپے بنتی ہے۔

**عید فنڈ** — یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس کی شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ہر عید کے موقعہ پر ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب جب کہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ یہ خیال رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔

**فدیۃ الصیام** — جو احباب ایسی کسی دائمی مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہوں۔ تو ایسے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ فدیۃ الصیام ادا کریں۔ یعنی جتنے روزے چھوڑے ہوں اتنے ہی کسی غریب آدمی کو کھلائیں یا اس معیار کے مطابق رقم مرکز میں ارسال کریں۔ قرآن مجید کی روشنی میں روزہ رکھنے کے باوجود صاحب استطاعت پر فدیہ ادا کرنا مستحب ہے۔

★ خلاصہ کلام یہ ہے کہ صدقۃ الفطر کی جمع شدہ رقم کا ½ حصہ اور عید فنڈ کی جمع شدہ کل رقم۔ نیز فدیۃ الصیام کی مد میں اگر مقامی طور پر کوئی وصولی ہوئی ہو تو وہ بھی شامل کر کے یہ رقوم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جملہ احباب جماعت کو رمضان المبارک کی برکات سے نوازے اور ان کے رزق اور اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

# ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ [illegible] ۸۶ء کو [illegible] دوسری لڑکی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عائشہ مقبول" تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار مبلغ [illegible] روپے اعانت بدر اور [illegible] شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی درازی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار۔ ملک محمد مقبول ڈاکٹر مبلغ سلسلہ بھاگلپور (بہار)

# رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان مبارک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو یا ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان مبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس مالی نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے آمین۔

---

بدر مورخہ ۱۵ مئی کی اشاعت میں احباب "جماعت احمدیہ بھارت" کے الفاظ رہ گئے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

---

# جائزہ رپورٹ کارگزاری مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

سال رواں میں مجالس کی ماہانہ رپورٹوں کا سہ ماہی جائزہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے ... کی طرف سے دفتر مرکزیہ میں کسی قسم کی بھی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں ان کے لئے ... ہے۔ لہٰذا انہیں اس سلسلہ میں فوری مثبت قدم اٹھانا چاہئے۔

**مطبوعہ رپورٹ فارم پر جملہ شعبہ جات کی رپورٹ بھجوانے والی مجالس** قادیان

حیدرآباد، موسیٰ بنی مائنز، شاہجہانپور، چینئی، کالابن، لوہارکہ، رشی نگر، بھدرواہ، اڑیسہ، مانیور ملکی، برہ پورہ، علی گڑھ، ہاریانہ، کلکتہ، بھونیشور، کالیکٹ، آگرہ، یادگیر۔

**بعض شعبہ جات کی رپورٹ بھجوانے والی مجالس** یاری پورہ، بھاگلپور، ... سونگڑہ، شورت، ... ناصر آباد، سرنگوڑہ، سورو، گلبرگہ، لکھنؤ، ... کالو، کشمیر، الانور۔

مندرجہ بالا مجالس کے علاوہ ... مجالس نے گزشتہ تین ماہ میں کسی طرح کی ... دفتر مرکزیہ ... سے نہیں کی۔ لہٰذا جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ ... مطبوعہ رپورٹ ... معین اعداد و شمار کے ساتھ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو پہنچ ... کارگزاری بھجوایا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ... توفیق عطا کرے۔

... مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# جلسہ سالانہ قادیان

**مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۵ ہش ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوگا!**

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸۔۱۹۔۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے:

"جلسہ سالانہ ۸۶ء کے سلسلہ میں جن تاریخوں کی تعیین آپ نے کی ہے میں اُن کی منظوری دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے۔ اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔ آمین"

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے کہیں زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

**۸۔۹ اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ**

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ اور ۹ اخاء ۱۳۶۵ ہش مطابق ۸ اور ۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء (بروز بدھ و جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور سارے کام آسان فرما دے۔"

ناظمین اعلیٰ اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

# چندہ نشر و اشاعت

اشاعت اسلام کے کاموں میں ہر احمدی بآسانی حصہ لے سکتا ہے۔

چندہ نشر و اشاعت اگرچہ طوعی ہے مگر اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے اُسے بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ قرآن مجید کی پیشگوئی "واذا الصحف نشرت" پوری ہو کر اشاعت اسلام کے کام کو فروغ ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت "یحیی الدین و یقیم الشریعۃ" اور "لیظہرہ علی الدین کلہ" کو آپ کے چندہ نشر و اشاعت کے ذریعہ سے پورا کیا جا رہا ہے۔

تمام جماعتوں کے عہدیداران و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے نئے سال ۱۹۸۶ء کے لئے چندہ نشر و اشاعت کے وعدہ جات کی فہرستیں مرکز میں بجوا کر نمبر قوم وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس میں شرکت کرنے والوں پر اپنے خاص فضل نازل فرمائے اور اُن کی جملہ ضروریات کا خود متکفل ہو۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ؛ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

بی ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:۔

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD. VERSOVA
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389 ٹیلیفون نمبرز
BOMBAY--58.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام ص تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹۔۰۰۰۷

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23 - 5222
23 - 1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL STATE,
[illegible]DIKERI - 571201
PHONE NO. OFFICE:- 806
RESI:- 283

دیگر ... چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلیٹ کے مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

# ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکردہ { کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ہستا کسٹ بیوٹی ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294-



## پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

# SARA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002

PHONE NO. 522860.



## ارشادِ نبوی صلعم

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ.

حیاء سراسر بہتر ہے!

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)



"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

| | |
|---|---|
| **احمد الیکٹرانکس** | **گولڈ لکٹ الیکٹرانکس** |
| کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر) | انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر) |

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس



ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

**M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS**

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD FORT

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE-2.


Ahmadiyya Markazi Library


حیدر آباد میں　　فون نمبر:- 42301

# لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)



"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص۳۱)

# الائیڈ پروڈکٹس

فون نمبر:- ۴۲۹۱۶　ٹیلیگرام "ALLIED"

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز۔ ہارن ہونس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲/۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)



# "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"

(کشتی نوح)

**NIR®**

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!